مولانا محمد اکرم مدنی ﷾
(مدرس جامعہ سلفیہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی

قوله تعالیٰ: رب هب لی من الصالحين فبشرناه بغلام حليم. فلما بلغ معه السعی قال يبنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذاتری قال ياابت افعل ماتومر ستجدنی ان شاء الله من الصابرين. فلما اسلما وتله للجبين وناديناه ان يا ابراهيم. قد صدقت الرء يا انا كذالک نجزی المحسنين. ان هذا لهو البلاء المبين وفديناه بذبح عظيم و تركنا عليه فی الآخرين سلام علی ابراهيم كذالک نجزی المحسنين. انه من عبادنا المومنين (صافات 111-100)

اے میرے رب مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔ تو ہم نے اسے ایک بردبار بیٹے کی بشارت دی پھر جب وہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے پیارے بیٹے' میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا جی جو حکم ہوا ہے اسے بجالایئے۔ ان شاءاللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ غرض جب دونوں مطیع ہو گئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) پیشانی کے بل گرا دیا۔ تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم یقیناً تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا۔ ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔ ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔

قارئین کرام! مذکورہ آیات کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عدیم النظر قربانی اور امتحان و آزمائش کا تذکرہ ہے۔ جن کی یاد میں ہر سال عالم اسلام میں جانوروں کا نذرانہ اللہ کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ مذکورہ آیات کی تفسیر میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مسلسل خواب دیکھتے ہیں۔ کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں چونکہ انبیاء کا خواب بھی وحی پر مبنی ہوتا ہے اس لئے اسے حکم ربانی سمجھ کر بیٹے کی قربانی پر تیار ہو گئے۔ چونکہ یہ معاملہ تنہا اپنی ذات سے وابستہ نہ تھا بلکہ اس آزمائش کا دوسرا فریق وہ بیٹا تھا جس کی قربانی کا حکم دیا گیا۔ اس لئے باپ نے بیٹے کو اپنا خواب اور خدا کا حکم سنایا۔ بیٹا ابراہیم علیہ السلام جیسے مجدد انبیاء رسل کا بیٹا تھا فوراً سر تسلیم خم کر دیا اور کہنے لگا کہ اگر خدا کی یہی مرضی ہے تو انشاءاللہ مجھے صابر پائیں گے اس گفتگو کے بعد باپ اپنی قربانی پیش کرنے کے لئے جنگل روانہ ہو گئے باپ نے اپنے بیٹے کی مرضی پا کر مذبوحہ جانور کی طرح ہاتھ پیر باندھ دیئے' چھری کو تیز کیا اور بیٹے کو پیشانی کے بل پچھاڑ کر ذبح کرنے لگے فوراً خدا کی وحی ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئی اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچ کر دکھلایا ہے۔ بے شک یہ بہت سخت اور کٹھن آزمائش تھی اب لڑکے کو چھوڑ اور تیرے پاس جو یہ مینڈھا کھڑا ہے۔ اس کو بیٹے کے بدلے میں ذبح کر۔ ہم نیکوکاروں کو اس طرح نوازا کرتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو جھاڑی کے قریب ایک مینڈھا کھڑا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اس مینڈھے کو ذبح کر دیا۔ یہی وہ قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی قبول ہوئی کہ بطور یادگار کے ہمیشہ ملت ابراہیمی کا شعائر قرار پائی اور آج ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو تمام دنیائے اسلام میں یہ شعار اسی طرح منایا جاتا ہے۔

قارئین کرام! اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہو جاتے تو ہم سے سنت ابراہیمی کی اتباع میں اپنے بچوں کو ذبح کرنے کا مطالبہ کیا جاتا تو مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر اس مطالبہ کی تعمیل واجب ہوتی' مگر اللہ تعالیٰ جو کہ انسانوں سے

باقی صفحہ آخر